فردوس

ڈھونڈیں نہ خُلد و باغِ عدن کو درونِ دین
گیتی ہے خود یہ لاکھ بہشتوں کی سرزمین

اشکالِ زندگی سے تھا پُر ساحلِ حیات
کشتی میں جمع ارض کی تھیں صورتیں متین

ادراک و فہم کے ہیں مسافر جو اہلِ غور
وقفِ ثنا ہے انکی صدائے صدآفرین

جاری ہے جن لبوں پہ بیاں اس زمین کا
انکے لئے یہ کرّہ تھا بےمثل اور ثمین

ناظر کو صبح پھول کا کھِلنا ہے معجزہ
پیدا کہاں دوبارہ یہ منظر ہوا حسین

گُل ہے وہ گُل کہ عالمِ ایجاد محو ہے
نازک ہیں اسکے نقش، رگیں اسکی ہیں مہین

اک انکسارِ چشم سے دیکھیں جہان کو
دامن سِلے گا فکر کا اور چاکِ آستین

حیرت میں غش میں اور تعجُّب میں وقت ہے
روشن تھی تابناک تھی تخلیق کی جبین

یہ وہ چمن ہے جس میں فروکش الہٰ تھا
دنیا وہ جس میں جنتِ ارضی تھے ہند و چین

اک کارگاہِ وقت نے تخلیق تھا کیا
قلبِ فلک میں واسطہء سبز و دلنشین
قربان اس حرارتِ مثبت پہ یہ نگاہ
اس گرمیء فلک پہ تصدق دلِ حزین
سب ہیں مفکرانِ جہاں محوِ جستجو
زیرِ مشاہدہ ہے فلک اور یہ زمین
تشریحِ باغِ ارض و تفہّم حیات کا
گر ہے کہیں تو ہے یہی واحد نمازِ دین
تحقیق و جستجو نے دیے گلشنِ خیال
تبلیغ سے مٹے ہیں چمن ارض کے حسین
ہر گام استعجابِ نظر شوقِ میں رہے
دیکھے وجودِ دہر کو چشمِ ہزار بین
اس باغِ فَر کو آہ اُجاڑا ہے حرص نے
مسموم آب و ِگل ہے تو ناشاد ہیں مکین
آمیزشِ سموم سے کرتے ہیں تلخِ جان
دنیائے ہست و بود کہ تھی شہد و انگبین
سرقے میں سارا اٹھ گیا مال و متاعِ ارض
کیوں ہو نگاہِ آدمِ صارف نہ شرمگین

مستقبلِ جہاں کے لئے کیا رہا بچا
پائیں گے کیا جو فردا ہمارے ہیں جانشین
تیزاب بارشوں کا نہ برسائے قہرِ سیل
بے سُر کہیں بجے نہ یہاں زندگی کی بین
غیض وغضب میں کف نہ سمندر کا جوش کھائے
ثابت رہے یہ ارض ، نہ فطرت ہو خشمگین
آثار و نقشِ فانیء دنیا رہیں مُدام
بگڑے حیات کی نہ کہیں صورتِ مُبین
قدرت ہے آدمی کو جو حاصل جہان پر
تخریب کار بھی ہے یہی اور یہی امین
اس کہکشاں کے گوشے کو محفوظ کیجیے
صرفہ کی شرمسار رہے نیتِ کمین
جنت یہی جہان ہے فردوس ہے یہی
ہوگی فلک میں پیدا نہ ایسی کہیں زمین
رکھیے بہت سنبھال کے اس ارضِ پاک کو
انگُشتری میں جیسے ہو محفوظ اک نگین
اس انتباہِ نَو پہ زمانہ نہ جوش کھائے
کم فہمیء جہاں نہ ہو **وارِدؔ** پہ نکتہ چین

England